191

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

نمبر ۲۲ جلد ۱۰

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر:- قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ سالانہ دو روپئے آٹھ آنے

یکم نومبر ۱۹۳۶ء

۱۵ شعبان المعظم ۱۳۵۵ھ

فہرست مضامین

ارشادات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدہ امۃ الرشید بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

بیوہ کا نکاح - - }
خوش الحانی سے اشعار پڑھنا } ۳/۵

ارکانِ اسلام میں ہماری نجات ۵/۱۰

اہل علم خواتین توجہ فرمائیں ص۱۱

وصیتیں اشتہار نظم }
پھول - خریداران } ۱۲/۲۰
بیرون ہند - }

اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ نومبر

ذکر و فکر

اسلام نے عورت کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا

(از قلم معارف رقم جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب)

"دُنیا کی سب سے خوبصورت چیز۔ سب سے غالب چیز۔ سب سے زیادہ کشش رکھنے والی چیز۔ بچہ سے لیکر جوان، ادھیڑ اور بڈھے تک کو اپنے حلقۂ زنجیر میں پھنسا لینے والی چیز۔ خوفناک، خطرناک، مُہلک، ایمان سلب کر لینے والی سانپ، بلکہ مجسم شیطان۔ بلکہ اس ابلیس کی ایجنٹ جو آدمؑ کی نسل کا ازلی دُشمن ہے۔ رُوحانیت کیلئے سمِّ قاتل۔ محبت اور عبادت میں خُدا کی شریک بننے والی، بلکہ اس سے بڑھ کر۔"

یہ وہ نظریّہ ہے جو تمام اہلِ مذاہب نے اِسلام سے پہلے عورت کی بابت پیش کیا ہے۔ اسلام نے آکر کیا کیا؟ اس نے اسے پُورے طور پر تسلیم کر لیا مگر یہ کہا۔ کہ صرف ایک فقرہ اور زیادہ کر لو۔ تب عورت کی تعریف پُوری ہوگی۔ اور وُہ فقرہ یہ ہے۔ کہ "عورت ایسی ہی شیطان ہے بشرطیکہ وہ شیطان مسلمان نہ ہو جائے۔"

لیکن اگر یہ شیطان مُسلمان ہو جائے تو وہ زوج ہے۔ لتسکنوا الیھا ہے۔ مودّۃ و رحمت ہے۔ دُنیا و جنت میں اسکی شریک حال ہے۔ وہ نہ صرف دُنیا کی سب سے خوبصُورت چیز بلکہ دُنیا اور آخرۃ کی سب سے خوبصورت اور خوب سیرت چیز ہے۔ وہی ازواج مطہرہ ہے۔ وہی یاٰدم اسکن انت و زوجک الجنۃ وہی امرءۃ فرعون ہے، وہی مریم صدیقہ ہے، وُہی یا نساء النبیؐ ہے، وہی مسلمہ ہے، مومنہ ہے۔ وہی طیّبہ ہے، وہی قانتہ ہے، وہی ساجدہ ہے، وہی صادقہ ہے، وہی سائحہ ہے، وہی عابدہ ہے۔ اور آگے چلکر وہی جنّت کی حُور اور وہی تجلّی گاہِ حسنِ ازلی ہے۔ اور وہی وہ عائشہؓ ہے جس کے بغیر مقامِ محمّدیت تکمیل نہیں پا سکتا۔

اعلانِ نکاح ۲۲۔ اکتوبر بعد نماز عصر مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے امینہ سرور معلمہ گرل سکول بنت مولوی محمد نور الدین صاحب اجمل ساکن گولیکی کا نکاح سید گلاب شاہ صاحب بخاری ساکن لکھن (گجرات) سے بعوض ایکہزار روپیہ مہر اعلان فرمایا۔ خدا تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

مصباح
قادیان دار الامان مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۶ء

بیوہ کا نکاح

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بیوہ عورتوں کا نکاح کرنے میں کوئی ہتک نہیں سمجھی جاتی تھی۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم وسلم نے اپنی بیوہ لڑکیوں کی شادیاں کیں۔ اور آپ کی ایک نواسی تو متعدد بار بیوہ ہوئیں۔ اور متعدد بار ہی ان کی شادی ہوئی۔ مجھے اس وقت صحیح یاد نہیں۔ مگر غالباً حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک لڑکی جن کا نام سکینہ تھا۔ جہاں تک تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ سات دفعہ بیوہ ہوئیں۔ اور سات دفعہ ہی ان کی شادی ہوئی۔ اسلامی دستور کے مطابق اُن کا یہ فعل کوئی شخص بھی بُرا نہ سمجھتا تھا۔ بلکہ اسے مستحسن سمجھتے تھے

مگر ہمارے ملک کا اب جو حال ہے۔ اس کا اس مثال سے پتہ چل سکتا ہے۔ کہ میں نے ایک دفعہ ایک سید نوجوان سے کہا۔ کہ تمہاری بہن بیوہ ہے۔ اُس کی شادی کرادو۔ اُس نے نہایت ہی حیرت واستعجاب سے میری طرف دیکھا۔ اور کہنے لگا۔ آپ کیا بات کہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ تمہاری بہن بیوہ ہے۔ اس کی کہیں شادی کرادو۔ اُس نے جواب دیا۔ آپ تو میری ہتک کرتے ہیں۔ میں نے کہا جس خاندان سے تعلق رکھنے کی وجہ سے آپ کو عزت حاصل ہے۔ اُن کی تو بیوہ لڑکیوں کی شادی کرنے سے ہتک نہ ہوئی۔ اور آپ کی اس سے ہتک ہو جاتی ہے۔ تمہاری عزت آخر اسی وجہ سے ہے۔ کہ تم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی اولاد ہو۔ مگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض بیٹیاں بیوہ ہوئیں۔ اور آپ نے ان کی دوسری شادیاں کیں۔ پس تمہاری دادی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں۔ انہیں کونسی زائد خصوصیت حاصل ہے۔ کہ ان کی اولاد کی بیواؤں کی شادیاں نہیں ہونی چاہئیں۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری اولاد ہی عزت کے قابل

ہے۔ اگر آپ نے اپنی ایک بیوہ بیٹی کی بھی شادی کی ہے۔ تو دوسری بیٹی کی نسل میں سے کوئی شخص اپنی بیوہ بہن یا لڑکی کی شادی کیوں نہیں کر سکتا۔ مگر میرا یہ جواب ان کی سمجھ میں نہ آیا۔ اور وہ یہی کہتے رہے۔ کہ یہ ہتک ہے۔ میں اسے کس طرح برداشت کر سکتا ہوں۔ اب یہ موجودہ زمانہ کے بڑے خاندانوں میں وقار کے خلاف بات سمجھی جاتی ہے۔ کہ اُن میں سے کوئی اپنی کسی عزیزہ کی دوبارہ شادی کر دے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس میں کوئی بات وقار کے خلاف نظر نہیں آتی تھی ؛

خوش الحانی سے اشعار پڑھنا

تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ بڑے بڑے صحابہؓ جب جنگ میں جاتے۔ تو اشعار پڑھتے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے شعر سُنتے۔ اور اُنہیں داد دیتے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں بھی اشعار گائے جاتے۔ کیونکہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جہاں مزامیر سے روکا ہے۔ وہاں گانے یا بعض قسم کے باجوں کی اجازت بھی دی ہے۔ چنانچہ شریفانہ اشعار کا رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں پڑھا جانا ثابت ہے۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر تشریف لائے۔ تو دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بعض عورتوں سے گانا سُن رہی ہیں۔ وہ پیشہ ور گانے والی عورتیں نہیں تھیں۔ جنہیں اسلام نے ناپسند کیا۔ بلکہ محلہ کے معزز گھرانوں کی بہو بیٹیاں یا بیویاں تھیں۔ اور وہ بعض دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آکر گاتی تھیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے فعل کو ناپسند نہیں کیا۔ بلکہ ایک دفعہ عورتوں کے گانے کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہؓ پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ تو رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کیا۔ اور فرمایا۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ مگر آج کسی گھر میں کوئی شریف عورت گا تو جائے۔ تم دیکھ لو گے۔ باوجود حدیثیں پڑھنے کے، باوجود تاریخی واقعات سے آگاہی رکھنے کے۔ گھر گھر یہ چرچا ہوتا ہے۔ کہ نہیں۔ کہ فلاں عورت تو بڑی بُری ہے۔ وہ تو خوش الحانی سے شعر پڑھتی ہے۔ گویا لوگ اب صرف اتنا سمجھتے ہیں۔ کہ میراثنیں اور ڈومنیاں ہی گا سکتی ہیں۔ شرفاء کا حق نہیں۔ کہ وہ گائیں۔ مگر ہندوستان سے باہر نکل کر انگلستان چلے جائیں۔ تو ہمیں نظر آتا

193

ہے۔ کہ معزز سے معزز گھرانوں کی عورتیں گاتی ہیں۔ جرمنی چلے جائیں۔ تو وہاں بھی یہی نظر آتا ہے۔ فرانس چلے جائیں تو وہاں بھی یہی دکھائی دیتا ہے۔ اور پھر شریعت پر غور کرنے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام نے اس قسم کے گانے سے منع نہیں کیا ؛ (مقتبس از خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

ارکانِ اسلام میں ہماری نجات ہے؟

جیساکہ بہنوں کو معلوم ہے۔ دین کی عمارت دو باتوں پر قائم ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ انسان کا عقیدہ درست ہو۔ دوسرے یہ کہ اس کے اعمال اچھے ہوں۔ چنانچہ اسلام نے انہی دونو باتوں پر پورا پورا زور دیا ہے۔ کیونکہ ان کے بغیر کسی صورت میں دین کامل نہیں ہو سکتا۔ گویا یہ چیزیں مذہب کے لئے بطور ستون کے ہیں۔ جن پر مذہب کی عمارت قائم ہوتی ہے۔ اسی لئے انہیں ارکان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ارکان عربی میں رکن کی جمع ہے جس کے معنے ستون یا کسی ایسی چیز کے ہیں جس کے سہارے پر دوسری چیز قائم ہو۔ اسلام کی اصطلاح میں عقائد کی اصولی باتیں ارکان ایمان کہلاتی ہیں۔ اور اعمال کی اصولی باتیں ارکان اسلام کہلاتی ہیں ایمان کے معنے مان لینے کے ہیں جس کا تعلق عقائد کے ساتھ ہے۔ اور اسلام کے معنے اپنے آپکو عملاً دوسرے کے سپرد کر دینے کے ہیں۔ گویا ارکان اسلام سے وہ اصولی باتیں مراد ہیں۔ جو انسان کی عملی زندگی کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اس وقت میرا مضمون چونکہ ارکان اسلام کے متعلق ہے۔ اس لئے میں اس کے متعلق مختصر طور پر اپنے خیالات پیش کروں گی ؛

ارکان اسلام پانچ ہیں۔

جیساکہ اکثر بہنوں کو معلوم ہوگا۔ کہ اسلام کے ارکان پانچ ہیں۔ یعنی پانچ وہ بنیادی اصول ہیں۔ جن پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔ پہلا اصول کلمہ طیبہ ہے۔ یعنی اس بات کا یقین رکھنا۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں واحد لاشریک ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ یہ اصول گو بظاہر اعمال سے تعلق نہیں رکھتا۔ لیکن اسے اس لئے ارکان اسلام میں شامل کیا گیا ہے۔ کہ وہ تمام اعمال کا سرچشمہ اور اس کے اندر اسلام کی ساری تعلیم کا خلاصہ آجاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اکثر لوگ باوجود مسلمان کہلانے کے اس کی حقیقت

کو نہیں سمجھتے۔ اور نہ سمجھنے کی طرف توجہ کرتے ہیں ؏

توحید کلمہ طیبہ سے مُراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی ذات و صفات میں یکتا سمجھا جائے۔ اور کسی دوسری چیز کو اس کا شریک نہ گردانا جائے۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل کے مسلمان اس تعلیم سے دور جا پڑے ہیں۔ وہ گو ایک حد تک خدا کی ذات کے متعلق شرک سے پرہیز کرتے ہیں۔ لیکن صفات کے متعلق مسلمانوں میں بھی بہت شرک پایا جاتا ہے۔ اور بدقسمتی سے یہ شرک عورتوں میں بہت ہی زیادہ ہے۔ شرک فی الصفات کے یہ معنے ہیں۔ کہ خدا کی کسی صفت میں کسی دوسری چیز کو اُس کا شریک سمجھنا مثلاً غیب کا علم صرف خدا تعالیٰ کو حاصل ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی بزرگ یا پیر کے متعلق یہ خیال کرتا ہے۔ کہ وہ عالم الغیب ہے۔ تو ایسا شخص شرک فی الصفات کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسی طرح دواؤں میں اللہ تعالیٰ نے بیماریوں کے دُور کرنے کی تاثیر رکھی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی طبیب یا کسی دوائی کے متعلق یہ خیال کرتا ہے۔ کہ سب شفا اُسی کے ہاتھ میں ہے اور عملاً خدا کو بھول جاتا ہے۔ تو بھی شرک فی الصفات کا مرتکب ہوتا ہے۔ ان مثالوں سے محترم خواتین اور معزز بہنیں خود سمجھ سکتی ہیں۔ کہ یہ شرک عورتوں میں کسی حد تک پایا جاتا ہے۔ عورتوں میں یہ کمزوری عام طور پر دیکھی گئی ہے۔ کہ جو چیز بھی اُن کے سامنے آئے۔ وہ اُس وقت اس کے اثر سے مرعوب ہو کر یا اپنی جہالت سے اُس کیطرف جھوٹی طاقت اور جھوٹے اثرات منسوب کر کے اپنی ساری توجہ اس کیطرف لگا دیتی ہیں۔ اور خدا کو جو ساری طاقتوں کا سرچشمہ ہے بھلا دیتی ہیں۔ اور اس طرح مسلمان کہلاتے ہوئے۔ شرک کی مرتکب ہو جاتی ہیں۔ جو سارے گناہوں سے بدتر گناہ ہے۔ پس بہنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ جس حالت میں ہوں اور جس کام کو کرنے لگیں۔ اُس میں اپنے خالق و مالک خدا کو نہ بھولیں۔ اور اس بات کو یاد رکھیں۔ کہ اُن کے کسی فعل میں شرک فی الصفات کا رنگ نہ پیدا ہو۔ دُنیا میں خدا نے ہر کام کے لئے کوئی نہ کوئی سبب بنایا ہے۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ اُس کے پیدا کئے ہوئے اسباب کو کام میں لائیں۔ لیکن اس بات کو بھی نہ بھولیں۔ کہ اسباب کے پیچھے خدا تعالیٰ کی طاقت کام کر رہی ہے جس کے بغیر یہ اسباب ایک مُردہ کیڑے سے بڑھ کر نہیں۔ شرک یہی نہیں ہے۔ کہ کوئی بُت بنا کر اُس کو پُوجا جائے۔ بلکہ یہ بھی شرک ہے۔ کہ کسی چیز میں خدائی طاقت مانی جائے۔ اور

یہ شرک بوجہ مخفی ہونے کے ظاہری شرک سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

رسالت

اس اصول کا دوسرا حصہ آنحضرت صلعم کی رسالت سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی یہ کہ ہم اس بات پر ایمان لائے۔ کہ آپ خدا کے رسول ہیں۔ اور آپ کی لائی ہوئی شریعت پر ہمیں عمل کرنا چاہیئے۔ اس معاملہ میں بھی آج کل بہت سستی پائی جاتی ہے۔ اور عورتوں میں یہ سستی زیادہ نمایاں ہو۔ فرضی اور من گھڑت باتوں۔ خاندانی اور قومی رسموں کیطرف اس قدر توجہ ہے۔ کہ وہ شریعت جو ہمارے لئے رحمت بنا کر بھیجی گئی تھی۔ بالکل ہی نظر سے اوجھل ہوگئی ہے۔ پس بہنوں کو چاہیئے۔ کہ اسلام کے اس رکن کیطرف توجہ دیں۔ اور سب سے پہلے شریعت کا علم سیکھیں۔ اور قرآن کریم کی تعلیم سے واقف ہوں۔ اور اس کے بعد اپنے جھوٹے اور خلاف شریعت طریقوں کو چھوڑ کر قرآن کریم کی دی ہوئی تعلیم پر عمل کریں۔ تاکہ سچے معنوں میں خدا کے رسول پر ایمان لانیوالی قرار دیجائیں کسی بات کا منہ سے دعویٰ کر دینا ہرگز کافی نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں اپنے عمل درآمد سے یہ ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ ہم خدا کو واقعی ایک جاننے والی اور اس کے رسول کی رسالت پر ایمان لانے والی ہیں ؂

باقی چہار ارکان اسلام

اس کے بعد میں اسلام کے ان ارکان کو لیتی ہوں جو خالص طور پر اعمال سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ چار ارکان نماز[1]۔ روزہ[2] زکوٰۃ[3] اور حج[4] البیت ہیں۔ یہ وہ چار ستون ہیں جن پر انسان کے مذہبی اعمال کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ اور یہ چاروں ارکان انسان کے اندر مختلف قسم کی روحانی اور اخلاقی اصلاح کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑا اور سب سے ضروری رکن نماز ہے۔

نماز

حدیث میں آتا ہے۔ کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ اور چونکہ معراج کے معنی سیڑھی کے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کے ذریعہ ہی سے انسان خدا تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ اور اس میں شبہ نہیں ہے۔ کہ اگر نماز کو اس کی پوری شرائط اور توجہ کے ساتھ ادا کیا جائے۔ تو اس سے بڑھ کر روحانی ترقی اور خدا تک پہنچنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اکثر لوگ اس زیور کیطرف سے غافل ہیں۔ اور جو لوگ نماز ادا کرتے ہیں۔ وہ بھی اکثر صورتوں میں اس کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس معاملہ میں بھی عورتیں زیادہ غافل ہیں۔ سب سے پہلی بات جو نماز سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے۔ کہ سب بہنیں نماز کا ترجمہ سیکھیں

کیونکہ محض طوطے کی طرح بغیر مطلب سمجھے الفاظ دُہرا دینا۔ ایک فرض ادا کردینے والی بات تو سمجھی جاسکتی ہے۔ مگر یقیناً اس میں وہ تاثیر پَیدا نہیں ہوسکتی جو سمجھ کر نماز پڑھنے میں پیدا ہوسکتی ہے۔ پس مَیں اپنی بہنوں سے توقع رکھتی ہوں۔ کہ وہ اس وقت اپنے دل میں پختہ عہد کرینگی۔ کہ وہ بہت جلد نماز کا ترجمہ سیکھیں گی۔ کیونکہ اس کے بغیر نماز ایک ایسا جسم ہے۔ جس کے اندر کوئی رُوح نہیں۔ اگر جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہے۔ لجنہ کی ممبرات اس فرض کو اپنے ذمہ لیں۔ تو مَیں سمجھتی ہوں کہ کام بہت جلد آسانی کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔

دُوسری بات نماز کے متعلق یہ ہے۔ کہ نماز پڑھتے ہوئے انسان یہ خیال کرے۔ کہ میں اس وقت خدا کے سامنے کھڑا ہوں۔ اور خُدا کے دربار میں پیش ہو رہا ہوں۔ محض رسم کو توڑ کر کھڑا ہو جانا یا رکوع کرنا یا سجدہ کرنا کوئی اثر نہیں رکھتا جبکہ اُس کے ساتھ دل کی توجہ بھی شامل نہ ہو۔ پس بہنوں کو چاہیئے۔ کہ جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہوں۔ تو پُوری طرح توجہ جما کر دل میں یہ یقین پَیدا کریں کہ ہم اس وقت خدا کے دربار میں ہیں۔ اس یقین کے ساتھ ان کی نماز کے الفاظ ایک زندہ چیز بن جائیں گے! اور نماز میں بھی ایک خاص تاثیر پیدا ہو جائے گی۔ علاوہ اسکے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم دی ہے۔ بہنوں کو یہ عادت بھی ڈالنی چاہیئے کہ مقررہ الفاظ کے علاوہ **اپنی زبان میں بھی دُعائیں کیا کریں**۔ یہ خیال کہ نماز میں مقررہ الفاظ کے سوا کوئی دُعا جائز نہیں ہے بالکل غلط ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس بات کو کھول کر بیان کیا ہے۔ کہ نماز میں اِنسان کو اپنی زبان میں بھی دُعائیں کرنی چاہئیں تاکہ نماز کی جو اصل غرض ہے۔ کہ بندہ خدا کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے معروضات پیش کرتا ہے۔ وہ پورا ہوسکے۔ میں یقین کرتی ہوں۔ کہ اگر بہنیں نماز کے متعلق جو اعمال میں سب سے بڑا رکن ہے۔ اِن تین باتوں کو یاد رکھیں۔ تو ان کی نماز ایک زندہ نماز بن جائے گی۔ اور وہ نماز کی اس تاثیر کو پائیں گی۔ جو خدا نے اس کے اندر رکھی ہُوئی ہے۔ یعنی یہ کہ وہ سب سے پہلے نماز کا ترجمہ سیکھیں دوسرے یہ کہ وہ نماز میں خدا کی طرف اپنی توجہ کو قائم کریں۔ تیسرے یہ کہ وہ نماز میں اپنی زبان میں دُعائیں مانگنے کی عادت ڈالیں۔

ان تین باتوں پر عمل کرنے کے بعد ان کی نماز یقیناً ایک معراج یعنی سیڑھی بنجائے گی جس کے ذریعہ وہ خدا تک پہنچ سکیں گی ؛

روزہ

اسلام کا تیسرا رکن روزہ ہے۔ اس عبادت کی بڑی غرض و غایت نفس کا

مارنا اور قربانی کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ اور یہ دونوں باتیں ایسی ہیں۔ کہ دین و دنیا ہر دو میں انسانی ترقی کے لئے ایک بنیادی پتھر کے طور پر ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ روزہ کی جزا خود میں ہوں۔ یعنی جب کوئی مومن میری خاطر سے روزہ رکھتا ہے۔ اور اپنے نفس کو مارتا ہے۔ تو وہ مجھے پالیتا ہے۔ روزہ میں ایک یہ تاثیر بھی ہے۔ کہ اس سے غریبوں کی تکلیف کا اندازہ کرنے اور ان کی مدد کرنے کا مادہ پیدا ہوتا ہے +

مگر یہ ضروری ہے۔ کہ روزہ اپنی پوری شرائط کیساتھ رکھا جائے۔ ورنہ محض بھوکا اور پیاسا رہنا کوئی چیز نہیں۔ اس لئے حدیث میں آتا ہے۔ کہ جو شخص روزہ رکھتا ہے۔ مگر جھوٹ اور ریاکاری کو نہیں چھوڑتا۔ اس کا روزہ کوئی روزہ نہیں۔ بلکہ وہ یونہی بلاوجہ بھوکا اور پیاسا رہتا ہے۔ اصل روزہ وہی روزہ ہے جسمیں ظاہری روزے کے ساتھ دل اور روح کا روزہ بھی ہو۔ تاکہ روزے کی اصل غرض جو ہے کہ نفس کو مار کر قربانی کا مادہ پیدا کیا جائے حاصل ہو سکے۔ روزے کی اس حقیقت کی وجہ سے حضرت رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں۔ کہ رمضان کے آخری دس دنوں میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔ اور انکی دعاؤں کو زیادہ سُنتا ہے +

زکوٰۃ

اسلام کا چوتھا رکن زکوٰۃ ہے جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ہر شخص جس کے پاس خدا کا دیا ہوا کوئی مال ہو۔ وہ اس میں سے ایک حصہ خدا کے دین کی اعانت اور غریبوں یتیموں اور مسافروں وغیرہ کی مدد میں خرچ کرے۔ تاکہ ایک طرف تو خدا کے انعام کا شکریہ ادا ہو جائے۔ اور دوسری طرف قوم کے کمزور افراد کی مدد کا سامان مہیا ہو جائے۔ کیونکہ یہ دونو چیزیں ایک مذہبی جماعت کی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے معاملہ میں یہ سہولت رکھی ہے۔ کہ سارے مال پر زکوٰۃ نہیں لگائی۔ بلکہ جب کوئی مال ایک خاص مقرر حد کو پہنچ جاتا ہے۔ تو اسپر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ زکوٰۃ کے معاملہ میں بھی بہنوں کو خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ جن بہنوں کے پاس اس قدر زیور یا روپیہ موجود ہو۔ جسپر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ تو انہیں زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوے کے مطابق اُس زیور پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ جو عام طور پر استعمال میں آتا ہے ؛

حج کعبہ

اسلام کا پانچواں رکن حج ہے جو ایسے لوگوں پر فرض ہے۔ جو حج ادا کرنے کے لئے ضروری خرچ برداشت کرسکتے ہوں۔ اور ان کے لئے سفر خطرے کا

باعث نہ ہو ؎

حج کی عبادت اس غرض سے مقرر کی گئی ہے۔ کہ تا ایک طرف تو مقدس مقامات کی زیارت سے ایمان کو تازہ کرنے کا موقع ملے۔ اور دوسرے ایک مرکز پر مسلمانوں کے جمع ہونے سے قومی اتحاد کی صورت پیدا ہو۔ علاوہ اس کے حج کی عبادت میں ایسے طریق مقرر کئے گئے ہیں۔ جو انسان کے دل میں دین کے لئے ایک خاص قسم کا جوش اور محبت پیدا کرنے کا موجب ہیں ؎

عورتوں کے لئے عام طور پر حج کے سفر میں مشکلات ہیں۔ مگر جن کو خدا تعالیٰ توفیق دے۔ اور ان کے لئے سہولت میسر ہو۔ انہیں ضرور اس بابرکت عبادت میں حصہ لینا چاہیئے۔ اور ناواقف حالات بہنوں کی خدمت میں یہ اطلاع دینا چاہتی ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے کئی احمدی عورتیں اس فرض کو پورا کر چکی ہیں۔

دین کا خلاصہ

یہ وہ پانچ ارکان اسلام ہیں۔ جو ہمیں خدا اور اُس کے رسول نے سکھلائے ہیں۔ اور میرے اس مختصر مضمون سے معزز خواتین اور محترم بہنوں نے یہ سمجھ لیا ہو گا۔ کہ سارے اصول انسان کے لئے سراسر رحمت اور برکت ہیں۔ دین کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ انسان حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور بندوں کے متعلق انسان پر جو حقوق ہیں۔ وہ پُورے ہو جائیں۔ اور بہنیں یہ سمجھ سکتی ہیں۔ کہ اسلام نے جو ارکان مقرر کئے ہیں۔ انہیں ان ہر دو چیزوں کو پُوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور یقیناً جو شخص ان ارکان پر سچے دل سے ایمان لاتا اور عمل کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کو بہترین صورت میں ادا کرنیوالا ہے۔ اور یہی وہ نجات کا طریق ہے جسے اسلام نے ہمیں قائم کیا ہے۔ کیونکہ اس میں دین و دُنیا دونوں کی نجات ہے۔ بہنوں کو چاہیئے۔ کہ سچی نصیحت اور اخلاص کیساتھ ان ارکان پر عمل کریں۔ کیونکہ اس کے بغیر ہم دین و دُنیا میں کسی طرح ترقی نہیں کر سکتے۔ ان ارکان میں وہ سارے طریق بتا دیئے گئے ہیں۔ جن سے ایک قوم خُدا کو پا سکتی ہے۔ اور اپنے اتحاد اور باہمی اعانت سے دُنیا میں ترقی کر سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم اس کے حکموں پر عمل کر کے اُس کی رضاء کو حاصل کر سکیں۔ اور ہمیں وہ اس راستے پر چلنے کی توفیق دے۔ جو دین دُنیا کی فلاح کا راستہ ہے۔ اٰمین ثم اٰمین ؎

(امۃ الرشید بیگم قادیان)

مصباح کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر احمدی خاتون کا فرض ملّی ہے ؎

اہل قلم خواتین توجہ فرمائیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دیرینہ ضرورت کو پورا کرنے کے لئے۔

الف۔ جماعت کے جوان ہمت اصحاب خواتین میں تصنیف اور مضمون نویسی کا ملکہ پیدا کرنے۔

ب۔ اپنی دینی۔ سیاسی۔ تمدنی معاشرتی اور اخلاقی مسائل کو اسلامی نقطۂ نگاہ سے پیش کرنے۔

ج۔ اسلام کے خلاف اعتراضات کے احمدیت کی روشنی میں تحقیقی جواب دینے۔

د۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ علم کلام کی ترویج اور

س۔ اسلامی مسائل کے متعلق اعلیٰ پایہ کا علمی لٹریچر مہیا کرنے کی اغراض و مقاصد سے

"مجلس انصار سلطان القلم"

قائم کی گئی ہے۔ جس کی سرپرستی حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔اے ناظر تالیف و تصنیف نے از راہ نوازش منظور فرمائی ہے۔ اس کے صدر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی۔اے۔ اور نائب صدر جناب مولانا ابو العطاء صاحب فاضل منتخب کئے گئے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی خواتین جو علمی و ادبی مذاق اور تحقیق و تدقیق کا ملکہ رکھتی ہوں حضرت سلطان القلم علیہ السلام اور سلسلہ عالیہ کی اس خدمت کے لئے اپنے تئیں پیش کرتی ہوئی جلد خاکسار کو رکنیت کی درخواست بھیجدیں۔

نوٹ:۔ مجلس کی رکنیت کے لئے کوئی چندہ معین نہیں کیا گیا۔

(خاکسار خالد مولوی فاضل بی۔اے (آنرز) سیکرٹری مجلس انصار سلطان القلم قادیان)

ایک خاتون کے خط کا جواب۔

مکرمی ایڈیٹر صاحب مصباح
السّلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

حسب ذیل سطور مصباح میں درج فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

ایک بہن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خط لکھ کر درخواست کرتی ہیں کہ ان کے خط کا جواب بذریعہ مصباح دیا جائے۔ اپنا نام کسی وجہ سے ظاہر نہیں کیا۔ اُن پر واضح ہو۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کے لئے دُعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

اور حضور فرماتے ہیں۔ کہ گھبرانے کی بات نہیں۔ آپ کو تعلیم اسلام کا اچھا موقع نہیں دیا گیا۔ اور صحت خراب ہے۔ اگر علاج اور تعلیم ہو تو یہ تکلیف خود بخود جاتی رہیگی۔ والسّلام

پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح الثانی قادیان

ایصال ثواب

برادر عبد الحمید خان صاحب پٹواری قلات بلوچستان نے پانچ روپے بھیجے ہیں کہ ان سے دو غیر مستطیع احمدی بہنوں یا غیر احمدی خواتین کے نام مصباح جاری کئے جائیں [illegible] کی مرحومہ بیوی کو

وصیتیں

۴۶۲۵ء: منکہ امۃ الحفیظ بیگم ناکتخدا سیٹھ محمد غوث صاحب قوم شیخ عمر اٹھارہ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد دکن ڈاکخانہ خاص تحصیل وضلع حیدر آباد دکن۔ بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت بصورت زیور و پارچہ حسب ذیل ہے:۔

۱۔ نقد ۱۶۵۰/-/- روپیہ۔

۲۔ زیور ۱۵۵۰/-/- روپیہ۔

۳۔ کپڑے ۴۰۰/-/- روپیہ

جملہ ۳۶۰۰/-/- روپیہ ہیں اس جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر آئندہ کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ مجھے دستیاب ہو۔ تو میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ الغرض میرے انتقال کیوقت جسقدر بھی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ میرے قبضہ سے پائی جائے۔ اس تمام کی ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان منظور ہو اگر میں اپنی زندگی میں کوئی حصہ وصیت ادا کروں تو اس قدر حصہ منہا کرنے کے بعد بقیہ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حاصل کرنے کا حق ہوگا۔ اس کے علاوہ اس وقت مجھے اپنے والد کی جانب سے ۱۵/-/- روپیہ ماہانہ بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس کی بھی ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس رقم کا حصہ آمد ۸/۱۰/۱ روپیہ ماہانہ باقاعدہ ادا کرتی رہوں گی۔ فقط

گواہ شد:۔ محمد غوث پدر موصیہ ۵۵۱ مچھلی کھال حیدر آباد دکن؛ گواہ شد:۔ محمد معین الدین برادر موصیہ عابد بلڈنگ حیدر آباد دکن؛

العبد:۔ امۃ الحفیظ بیگم؛

۴۶۱۷ء: منکہ سکینہ سعیدہ بانو زوجہ سید محمد سعید سلیم قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائیداد نقد بصورت زیور ۲۵۰/-/- روپیہ اور باقی جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ وہ مبلغ ۲۵۰/-/- روپیہ ہے۔ اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی میرے مرنے کے بعد مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں جو کچھ رقم ادا کروں گی۔ وہ اس جائیداد سے منہا ہو جائیگی اس جائیداد کے علاوہ میری اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی؛

العبد: سکینہ سعیدہ بانو بقلم خود ۶/۹/۲۶؛ گواہ شد: سید محمد سعید سلیم شوہر موصیہ؛ گواہ شد: عبد الرحیم نیر

ع۴۵۷۵: منکہ طالع بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر قریباً ستر سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن ہسیانہ چک ۹۸ ڈاکخانہ خاص جھنگ برانچ تحصیل لائلپور ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں اور نہ ہی میری کوئی ذاتی آمدنی ماہوار یا سالانہ ہے۔ میری منقولہ جائیداد بصورت زیور ہی ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔ جس کی قیمت کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

۱۔ چوڑیاں سونے کی قیمتی مبلغ ۲۱۰/-

۲۔ مرکیاں سونے کی ۱۲۰/- روپیہ

۳۔ کنٹھہ مبلغ ۱۵۰/- روپیہ۔ کل مبلغ ۴۸۰/- روپیہ۔ میرا حق مہر مبلغ ۳۲/- روپیہ تھا۔ جو وصول کر کے خرچ کر چکی ہوئی ہوں۔ اگر میں اپنی وصیت کی رقم سے (جو کل مبلغ ۴۸/- روپیہ بنتی ہے) کوئی روپیہ اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں۔ تو وہ رقم میری وصیت میں مجرا ہوگی۔ اگر آج کی تاریخ کے بعد میری کوئی ذاتی آمدنی پیدا ہوگی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے وقت اس جائیداد کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔

گواہ شد: نشان انگوٹھا چوہدری غلام محمد صاحب خاوند موصیہ

العبد: نشان انگوٹھا مسماۃ طالع بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب ساکن ہسیانہ چک ۹۸ گواہ شد: اسد اللہ خان ایم۔ ایل۔ سی بیرسٹر ایٹ لاء۔ ٹرنر روڈ لاہور ۲۸/۲/۳۶

ع۴۵۵: منکہ شادمانی بیگم زوجہ حکیم عبد الصمد صاحب قوم شیخ صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن دار الفضل قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ اپریل ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر مبلغ پانچسو ۵۰۰ روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں +

گواہ شد: عبد الحمید ولد شیخ نیاز علی صاحب حال قصبہ انچولی ضلع میرٹھ ۔ العبد: شادمانی بیگم ۔ گواہ شد: عبد الصمد ولد حکیم عبد الغنی صاحب ساکن انچولی ضلع میرٹھ شوہر موصیہ ۔

۴۵۳۸:- منکہ فاطمہ بیگم زوجہ چوہدری برکت علی خاں صاحب آڈیٹر انجمن احمدیہ قوم راجپوت پیشہ کارکن عمر تیس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ مارچ ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیّت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) مہر مبلغ -/۳۲ روپے ہے جو بذمہ شوہر ہے۔ (۲) زیور طلائی کانٹے تین تولہ۔ بٹن ڈیڑھ تولہ۔ ڈنڈیاں ایک تولہ۔ انام ایک تولہ۔ کل زیور طلائی ساڑھے چھ تولہ۔ موجودہ قیمت اور خرچ بنوائی وغیرہ مبلغ دوسو دس -/-/۲۱۰ روپیہ ہے۔ (۳) زیور نقرئی۔ پٹڑیاں و بند۔ قیمتی اٹھارہ روپیہ۔ (۴) مہر -/-/۳۲ روپیہ۔ قیمت زیور طلائی -/۲۱۰ روپیہ زیور نقری -/-/۱۸ روپیہ کل رقم موجودہ جائیداد -/-/۲۶۰ روپیہ ہے۔ (۵) فقرہ ۴ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں خدا کے فضل سے کوشش کرونگی۔ کہ اپنی وصیّت کا ۱/۱۰ حصہ جو مبلغ -/-/۲۶ روپیہ ہے۔ اپنی زندگی میں ہی ادا کروں۔ اگر میں اپنی زندگی میں نہ ادا کر سکوں۔ تو میرے ورثاء پر یہ فرض ہوگا۔ کہ میری یہ سالم رقم یا بقیہ رقم سب سے پہلے ادا کریں۔ (۶) اگر میری وفات پر اس کے ماسوائے کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو میری وصیت ۱/۱۰ حصہ کی اس جائیداد پر بھی حاوی ہوگی۔ اور وارثان کا فرض ہوگا۔ کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی جو بنے سب سے پہلے ادا کریں۔ میری یہ وصیت جو آخری وصیّت ہے۔ ہر طرح صحیح اور قائم رہیگی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ اٰمِیْن۔ وَالسَّلَام کاتب الحروف خاکسار برکت علی خاں آڈیٹر بقلم خود ٭ گواہ شد:- برکت علی خاں خاوند موصیہ آڈیٹر صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭ العبد: فاطمہ بیگم موصیہ مذکور گواہ شد:- نور احمد خاں ولد چوہدری راجپوت قادیان ٭

۴۴۱۹ء:- منکہ رحمت بی بی زوجہ میاں احمدالدین صاحب قوم کھیوہ پیشہ گھمار عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن گولیکے ڈاکخانہ خاص تحصیل گجرات ضلع گجرات حال مہاجر قادیان محلہ دارالبرکات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷ جولائی ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیّت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت سوائے مہر کے اور کوئی نہیں ہے۔ جو مبلغ -/-/۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے دسویں حصے (۱/۱۰) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو اسی قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ اور بوقت وفات جو بھی جائیداد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ٭ گواہ شد: نشان انگوٹھا خاوند موصیہ میاں احمدالدین صاحب گھمار محلہ دارالبرکات

العبد: نشان انگوٹھا مسماۃ رحمت بی بی موصیہ ٭ گواہ شد:- عبدالرحمان انور سیکرٹری وصایا محلہ دارالبرکات قادیان ٭

۴۶۲۸ :- منکہ مسماۃ رحمت بی بی زوجہ چوہدری اللہ رکھا صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ کاروبار خانگی عمر اڑتیس ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ہرڑ ڈاک خانہ کوٹلی لوہاراں مغربی تحصیل وضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) میرا زیور طلائی و نقرئی پھول طلائی۔ لونگ طلائی۔ توڑے نقرئی۔ گوکھرو نقرئی۔ موجودہ قیمت کے لحاظ سے مبلغ بانوے ۹۲ روپیہ کے ہیں۔ اور مبلغ ایک سو آٹھ ۱۰۸ روپیہ میں نے اپنے باپ سے قرض لینا ہے۔ جملہ مبلغ دوسو روپیہ ۲۰۰ کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر کوئی جائداد اور ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۵ پانچویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی اگر میں کوئی رقم حصہ وصیت کردہ کی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو یہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی مہر جسقدر میرے خاوند کے ذمہ تھا۔ وہ وصول کر چکی ہوئی ہوں۔ میرا گذارہ اپنے خاوند کی آمد پر ہے۔ المرقوم مؤرخہ ۲۳ ماہ ستمبر ۱۹۳۶ء

گواہ شد :- چوہدری کریم بخش والد موصیہ ساکن بھاگو پنی ڈاک خانہ صدر سیالکوٹ تحصیل وضلع سیالکوٹ بقلم خود۔ العبد :- رحمت بی بی بنت چوہدری کریم بخش زوجہ چوہدری اللہ رکھا ساکن چک ہرڑ ڈاک خانہ کوٹلی لوہارانوالی تحصیل وضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد :- چوہدری اللہ رکھا خاوند موصیہ ساکن ہرڑ ڈاک خانہ کوٹلی لوہاراں والی تحصیل وضلع سیالکوٹ۔

رپورٹ لجنہ محلہ دار العلوم

جب سے لجنہ اماءُ اللہ محلہ دار قائم ہوئی ہے۔ تین جلسے پہلے منعقد ہوئے۔ جن میں حافظ غلام رسُول صاحب وزیر آبادی نے تقاریر فرمائیں۔ اور عورتوں کو بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر نمونہ پیش کرنیکی توفیق ملی۔ اور خدا کے فضل سے ۸۰ روپے سے زیادہ چندہ کی رقم ہو گئی ہے۔ جو ۷۹ کے قریب ادا کی گئی ہے۔ دس سیٹ بھی خواتین نے خریدے ہیں۔ کچھ رقم ان کی بھی وصول کر کے دیدی گئی ہے۔

اب چوتھا ماہواری جلسہ سات اکتوبر زیر صدارت خدیجہ بیگم صاحبہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اہلیہ حافظ غلام رسُول صاحب نے ادا کی۔ نظم امتہ اللطیف بنت شیخ فضل کریم صاحب مرحوم نے پڑھی مضمون امتہ المجید بنت شیخ فضل کریم صاحب مرحوم نے سُنایا۔ جس میں بتایا۔ کہ عورتوں کو اپنی اور اپنی اولاد کی اِصلاح میں اسی طرح سے کوشاں رہنا چاہیئے جس طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات میں ہمکو بار بار توجہ دلائی

مُفت مُفت مُفت

اصلی فیسرین خریدیں نقلی سے بچیں!

کیلوں، مہاسوں، چھائیوں کا

فیسرین رجسٹرڈ

سے بڑھ کر کوئی علاج نہیں ہے۔ یہ مسلمہ بات ہے کہ فیسرین کیلوں۔ چھائیوں۔ داغوں۔ پھنسیوں پھوڑے تلوں۔ لوگس مو۔ خارش ایجزما وغیرہ جلد اور چہرے کی تمام بیماریوں کو مٹانے اور بد صورتی کو زائل کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ تعریفی خط ملاحظہ ہو از

بیگم خواجہ جلال الدین صاحب عزیز منزل

لاہور "فیسرین چہرے کیلئے سب سے بہتر کریم پائی گئی۔ مجھے فخر ہے۔ کہ ہندوستان میں بھی اب اس قسم کی چیزیں بننے لگی ہیں۔ جو انگلینڈ اور یورپ کی دوائیوں کو مات کر دیں۔ فیسرین بلاشبہ بہترین کریم ہے۔ قادر مطلق اس اکسیر کے موجد کو سلامت رکھے"

قیمت فی شیشی ایک ہی روپیہ ہے۔ لیکن آئندہ فیسرین کے ہر ایک خریدار کو فیسرین سنو (قیمت ۱۲ ار) دن کے سنگار کے لئے مُفت دیجاوے گی ۔

محصول ڈاک بذمہ خریدار ۔

اہل لاہور بیلی رام اینڈ برادرس اور شیخ عنایت اللہ جنرل مرچنٹ انار کلی سے خریدیں ۔

عورتوں کی تندرستی کی مُحافظ

UTRONE

یُوٹرون رجسٹرڈ Rgd.

طبقہ نسوان کی خاص بیماریوں کا واحد علاج ہے یہ ایام ماہواری کی خرابیوں کو مثلاً کمی خون حیض زیادتی حیض۔ بندش حیض حیض کا درد یا تکلیف سے آنا۔ سیلان رطوبت۔ ہسٹیریا و باؤ گولہ۔ درد سر۔ درد کمر۔ درد پیڑو وغیرہ کا شرطیہ علاج ہے۔ یوٹرون رجسٹرڈ مستورات کے لئے بہترین مقوی (ٹانک) ہے۔ اور بے اولاد بیبیوں کو با اولاد کرنے میں اکسیر سے کم نہیں۔ خوراک قلیل ذائقہ شیریں۔ قیمت دو روپیہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

فیسرین آٹو

یہ رُوح پرور۔ جانفزا۔ فرحت بخش عطر ہماری تازہ ایجاد ہے۔ قیمت چھوٹا سائز آٹھ آنہ ۸ر بڑا سائز ایک روپیہ (عر)

نوٹ:۔ اگر اسے فیسرین کریم فیسرین سنو۔ یوٹرون۔ پائلزون کیساتھ منگوایا جاوے۔ تو محصولڈاک نہ لگے گا۔

ملنے کا پتہ:۔ **فیسرین فارمیسی مقام مکتسر فیروزپور پنجاب.**

عورتوں کی تندرستی کا بہترین محافظ

"اکسیر حیات نسواں"

یہ دوا عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کی تمام پوشیدہ امراض کا یقینی علاج ہے۔ دردسر وردکمر۔ دل و دماغ کمزور۔ حافظہ میں کمی آنکھوں کے آگے اندھیرا۔ کام کرنے کیطرف کم رغبت اور تمام بدن میں سستی و کاہلی وغیرہ امراض جولاحق ہو جاتے ہیں۔ اِسکی پہلی ہی چند خوراکوں سے آرام ہو جاتا ہے۔ اور طاقت میں کافی اضافہ محسوس ہونے لگتا ہے ؛

تندرست عورتیں بھی اسکو استعمال کر کے بہت سے دیگر امراض سے محفوظ رہنے کے علاوہ اپنی صحت اور حسن و شباب کو دیر تک قائم رکھ سکتی ہیں۔ اس کے استعمال کرنیوالی مستورات کو اولاد بھی تندرست۔ خوبصورت اور طاقتور پیدا ہوتی ہے ؛

قیمت فی شیشی پانچروپیہ علاوہ محصول ڈاک ؛

رفیق اطفال

یہ دوا بچوں کے ہر مرض کیلئے اکسیر ہے۔ اسکے استعمال سے بچّے کو دانت باآسانی نکل آتے ہیں۔ اور دانت نکلنے کے زمانہ میں جو جو تکالیف بچہ کو ہوتی ہیں۔ ان سے بچہ محفوظ رہتا ہے۔ جن بچوں کو کھایا پیا انگ نہیں لگتا۔ ان کیلئے بھی یہ بہترین دوا ہے۔ تندرست بچوں کیلئے بھی نہایت مفید ہے۔ اسکے استعمال سے ان کا نشوونما خوب ہوتا ہے۔ اور وہ دیگر بیماریوں کے حملہ سے محفوظ رہتے ہیں۔ لہذا ہر عیالدار گھر میں اس دوا کا ہونا نہایت ضروری ہے ؛ **قیمت فی شیشی دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔**

حسن افروز

جو حسن کی کان اور خوبصوئی کا مخزن ہے۔ اسکے صرف ہفتہ عشرہ کے استعمال سے چہرے کے داغ۔ دھبے۔ کیل۔ مہاسے اور چھائیاں وغیرہ تمام دُور ہو جاتے ہیں۔ اور چہرے کو مخمل کی مانند ملائم اور گلاب کی پتی کیطرح خوبصورت بنا دیتا ہی۔ ایکدفعہ جس خاتون نے استعمال کرلیا۔ پھر کوئی دوسری چیز ان کو پسند نہیں آتی۔ عمدہ خوشبوؤں اور قیمتی ادویہ سے مرکب ہے۔

قیمت فی شیشی عہ/ علاوہ محصولڈاک ؛

نوٹ :۔ جو بہنیں کسی اور دیگر امراض میں مبتلا ہوں۔ وُہ بذریعہ خط و کتابت اپنی بیماری کے مفصّل حالات لکھکر دوائی تجویز کرا سکتی ہیں۔ مگر جواب کیلئے ارکا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔ ورنہ جواب سے محرومی ہوگی۔ تمام خط و کتابت بصیغہ راز رہے گی ؛

ملنے کا پتہ:۔ **منتظمہ صاحبہ زنانہ دار الصحت ڈاکخانہ کھرڑ ضلع انبالہ**

"فضل عائشہ علی النساء"

بخاری میں آئی ہے یوں اِک روایت — ہے اس طرح ارشاد فخر رسالت
بہت لوگ مردوں میں گذرے ہیں کامل — مگر عورتوں میں ہوئیں دو ہی قابل
وہ مریم ہیں اور ایک فرعون کی زوجہ — مگر عائشہؓ کا ہے سب میں وہ رتبہ
ثرید، اپنے کھانوں میں جیسے ہے اعلیٰ — وہی عائشہ کا ہے نسواں میں درجہ
ابو موسیٰ ہیں اس روایت کے راوی — خدا اُن سے راضی ہے وہ اس سے راضی
اگرچہ ہے یہ مختصر سی روایت — مگر اس سے ثابت ہے انکی فضیلت

(صالح محمی عنہ دار الفضل قادیان)

HUSAN-I-USAF SOAP
فرانس کے ایک ڈاکٹر کی حیرت انگیز شہرہ آفاق مجرب اور شرطیہ بے نظیر ایجاد
REGD
حسن یوسف
چہرے کے بدنما داغوں کو دور کرنے گورے اور خوبصورت ہونے کی شرطیہ اور لاثانی دوا
جس کے صرف چند روز بلا ناغہ مل کر نہانے سے کالا اور کملایا ہوا بدنما کرخت چہرہ اور جسم مخمل کی مانند ملائم اور گلاب
کے پھول کی طرح خوبصورت اور سرخ ہو جاتا ہے جس کا ہر ایک قطرہ چیچک وغیرہ کے بدنما سیاہ داغوں کی نسبت میں اکسیر
جب گویا کسی قسم کے چیچک کا داغ رہیگا نہ چھائی نہ کیل ہونگے نہ کانٹے۔ جھریاں دور ہو جائینگی۔ تھوڑے ہی
قیمت فی شیشی دو روپیہ تین شیشی پانچ روپے
قیمت فی بکس صرف حسن یوسف سوپ ایک روپیہ
ملنے کا پتہ:- ہیڈ آفس حسن یوسف کمپنی لاہور پنجاب

میری پیاری بہنو!

آپکو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ عورتوں کے امراض کو عورتیں خوب سمجھتی ہیں۔ اِس لئے آپکی ہمدردی کے پیش نظر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپکو مرض سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت آتی ہے۔ سر درد کرتا رہتا ہے طبیعت سست رہتی ہے۔ معمولی کام کاج کرنے سے تکان محسوس ہونے لگتی ہے۔ تو فضول دوئیاں استعمال کر کے اپنی صحت خراب نہ کریں میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا بنام راحت جو مرض سیلان الرحم کے لئے یقینی مفید بلکہ تریاق ہے۔ منگا کر اس موذی مرض سے نجات حاصل کریں ؛

قیمت معہ محصول ڈاک دو روپے آٹھ آنے (عہ)

اگر آپکو ماہواری ٹھیک نہیں ہیں۔ بے قاعدہ ہیں یا تکلیف سے آتے ہیں جس کی وجہ سے طبیعت خراب رہتی ہے۔ تو میری دوا راحت کا استعمال کریں۔ جو اس مرض کے لئے بہت بڑی کامیاب دوا ہے ؛

قیمت مکمل خوراک معہ محصول ڈاک دو روپے آٹھ آنے (عہ)

ملنے کا پتہ

ایچ نجم النساء بیگم معرفت انجمن احمدیہ شاہدرہ لاہور

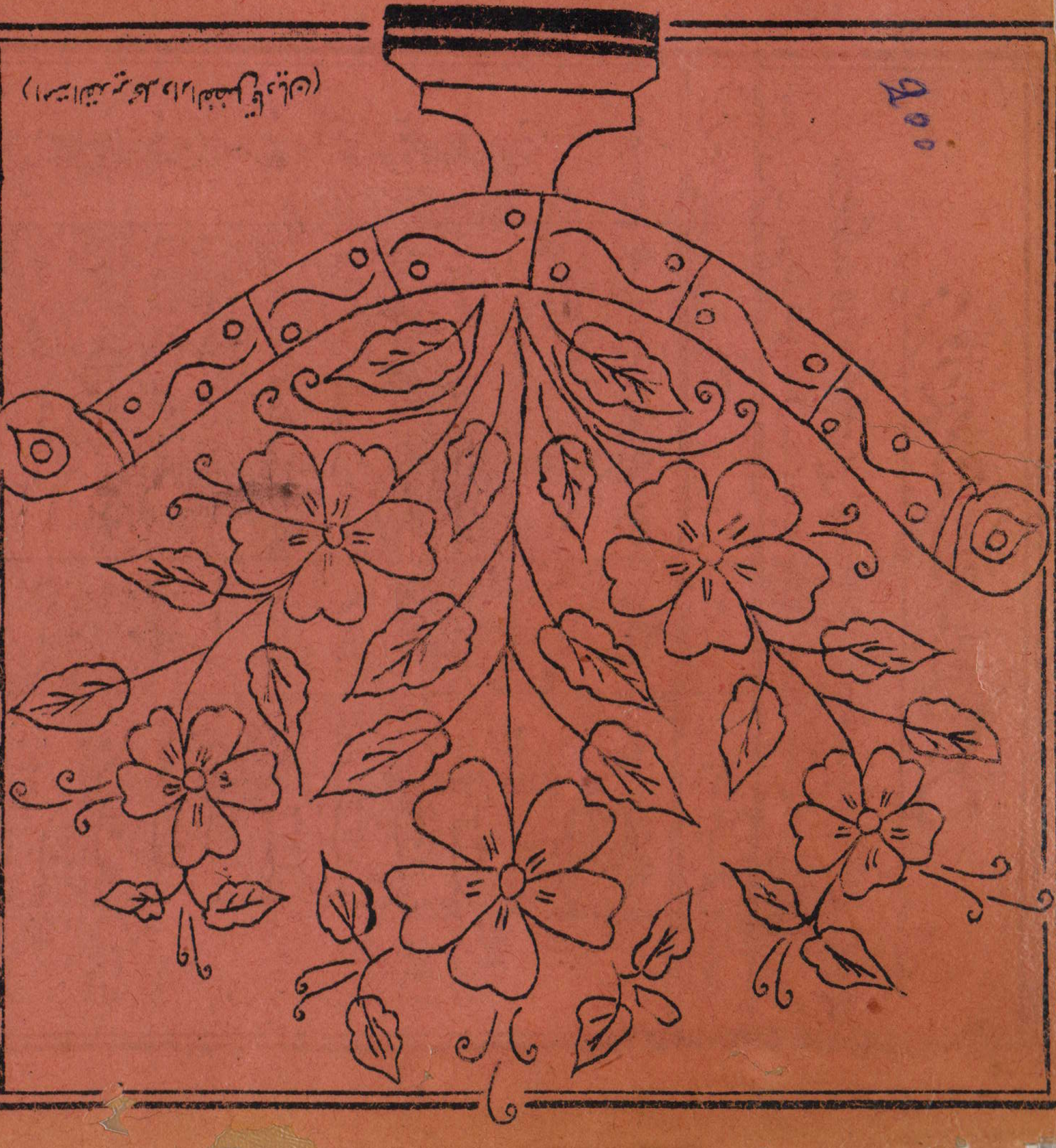

۲۵

بیرونِ ہند کے خریدارانِ مصباح

مفصلہ ذیل خریداران کے ذمے بہت بقایا ہوگیا ہے۔ ازراہ عنایت بذریعہ پوسٹل آرڈر بغیر کراس مارک بھجوادیں۔ دو سالہ بقایاداروں کے نام سے اخبار مجبوراً بند کرنا پڑے گا:: (مینجر)

نمبر خریداری	نام	مقام	چندہ کب ختم ہوتا ہے
۸۸	جناب ڈاکٹر ایم ایس نواز خان صاحب	مگاڈی	دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء
۱۲۴	مسز عبدالغفور صاحب کارک	زنجبار	دسمبر سنہ ۱۹۳۴ء
۴۱۱	این کے ملک صاحب	یوگنڈا	فروری سنہ ۱۹۳۲ء
۴۶۲	اے ایچ احمدی برائے اہلیہ سیالکوٹ		مارچ سنہ ۱۹۳۶ء
۴۷۲	جناب ڈاکٹر بی ڈی احمد صاحب	کنیا کالونی	دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء
۴۸۱	" بی محمد عالم صاحب	ممباسہ	دسمبر سنہ ۱۹۳۴ء
۵۶۸	زبیدہ خانم صاحبہ	ممباسہ	دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء
۸۲۷	مسز الٰہی بخش صاحب	ماریشس	دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء
۹۸۶	جناب ڈاکٹر اے ڈی احمدی	یوگنڈا	دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء
۱۰۵۳	" ڈاکٹر لال الدین احمد صاحب	کمپالہ	دسمبر سنہ ۱۹۳۴ء
۱۰۷۸	" محمد الدین صاحب	دار سلام	اپریل سنہ ۱۹۳۲ء
۱۰۷۹	مسز عبدالعزیز صاحب	نیروبی	دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء
۱۱۲۵	جناب نظام الدین صاحب	نیروبی	نومبر سنہ ۱۹۳۱ء
۱۱۶۶	" ڈاکٹر احمد الدین صاحب	دار سلام	دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء
۱۱۶۸	" ایم سراج الدین صاحب	وضاری	اکتوبر سنہ ۱۹۳۴ء
۱۲۴۱	" سبحان اکلو صاحب	ماریشس	ستمبر سنہ ۱۹۳۶ء
۱۴۱۰	" شیخ حبیب اللہ صاحب	برشین گلٹ	فروری سنہ ۱۹۳۵ء
۱۴۱۲	مسز عزیز الدین صاحب	جنجہ	جنوری سنہ ۱۹۳۴ء
۱۲۷۱	اہلیہ منشی دین محمد صاحب	جنجہ	جون سنہ ۱۹۳۶ء
۱۵۴۸	جناب ڈاکٹر محمد خاں صاحب	عدن	جون سنہ ۱۹۳۶ء
۱۴۰۲	جناب محمد رفیق صاحب	ابادان	جنوری سنہ ۱۹۳۴ء

استفسار ضروری

پانچ روپے کی ایک رقم محترمہ زینب بی بی صاحبہ جنجہ کے نام سے وصول ہوئی ہے معلوم نہیں یہ کسی کا بقایا ہے یا آئندہ کیلئے نیا اخبار جاری کرنیکے لئے ہے۔ مہربانی فرماکر اپنا مکمل پتہ اور رقم کی غرض سے اطلاع دیں۔ ضروری ہے۔ اگر اخبار پہلے سے جاری ہے توکس پتہ پر جاتا ہے۔ اور کیا نمبر خریداری ہے::

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا::